السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے ایک عجیب سی بات سنی ہے کہ مرکزی جمیعت اہلحدیث کے علماء جو پنجابی میں تقریر کرتے ہیں اور اس میں دوران تقریر جو موحدانہ نظمیں پڑھتے ہیں ، یہ بدعت میں شمار ہوتا ہے ، کیونکہ ایسا طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سب سے پہلے ہمیں بدعت کی تعریف کو دیکھنا ہوگا، کہ بدعت کہا کس عمل کو جاتا ہے۔

جوہری لکھتے ہیں

''انشاء الشیء لا علی مثال السابق، واختراعہ وا بتکارہ بعد ان لم یکن...''. (لصحاح ۱۱۳۳؛ لسان العرب ۸۶؛ کتاب العین ۲٥٤)

بدعت کا معنی ہے کسی نئی چیز کو ایجاد کرنا جس کا نمونہ پہلے موجود نہ ہو۔

راغب اصفہانی لکھتے ہیں

''والبدعة فی الذہب یراد قول لم یستند قائلھا وفاعلھا فیہا بصاحب الشریعة واماثلھا المتقدمة واصولھا المتقنة (مفردات الفاظ القرآن ۳۹.)

دین میں بدعت ہر وہ قول و فعل ہے جسے صاحب شریعت نے بیان نہ کیا ہو اور شریعت کے محکم و متشابہ اصول سے بھی نہ لیا گیا ہو

ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں

''والمحدثات بفتح الدال جمع محدثة، والمراد بہا ما احدث ولیس لہ اصل فی الشرع ویسمیہ فی عرف الشرع بدعة، وما کان لہ اصل یدل علیہ الشرع فلیس ببدعة'' (فتح الباری ۱۳۲۱۲.)

ہر وہ نئی چیز جس کی دین میں اصل موجود نہ ہو اسے شریعت میں بدعت کہا جاتا ہے اور ہر وہ چیز جس کی اصل پر کوئی شرعی دلیل موجود ہو اسے بدعت نہیں کہا جائے گا۔

اب دیکھیں کہ وعظ و نصیحت کرنا اور تبلیغی فرائض ادا کرنا شریعت سے ثابت ہے، جسے بدعت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ باقی رہا اس کا طریقہ کار تو وہ حسب ضرورت کوئی بھی اختیار کیا جا سکتا ہے، اور کسی بھی زبان میں اختیار کیا جا سکتا ہے۔ ایسے تو آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ عربی کے علاوہ اور کسی بھی زبان میں تقریر کرنا بدعت ہے۔ حالانکہ اس کو کوئی بھی بدعت نہیں کہتا ہے۔ نیز یاد رہے کہ اہل علم طریقہ کار کو باعث ثواب یا شریعت سمجھ کر اختیار نہیں کرتے۔ وہ تو عوام کے مزاج کو سامنے رکھتے ہوئے یہ انداز اپناتے ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ